ایک تبصرہ

حکمتِ رومی

تصنیف ڈاکٹر خلیفہ عبدالحکیم صاحب ڈائرکٹر ادارہ ثقافت اسلامیہ شائع کردہ ادارۂ ثقافتِ اسلامیہ۔ کلب روڈ۔ لاہور
قیمت تین روپے، حجم ۲۵۷ صفحات۔ لکھائی چھپائی اور کاغذ عمدہ۔ پتہ :- ادارۂ ثقافتِ اسلامیہ۔ کلب روڈ۔ لاہور

رومیؒ کے افکار پر کچھ لکھنا جتنا آسان ہے اتنا ہی مشکل بھی ہے مثنوی کے ہزاروں اشعار میں مسائل تصوف و حکمت کا اتنا وسیع میدان ہے کہ عمر بھر اس کی خاک چھاننے کے بعد بھی دُور دراز گوشوں تک پائے شوق تو کیا نگاہ تجسس بھی نہیں پہنچ سکتی پیر رومیؒ عالمِ آفاق و انفس کا مشاہدہ جن بلندیوں سے کرتے ہیں۔ جب تک ان بلندیوں تک اڑنے کے لئے پَر پرواز نہ ہوں حکمت رومیؒ کی رنگا رنگ کائنات کا پورا منظر آنکھوں میں سما نہیں سکتا۔ اور اس کوتاہی نظر کے باعث مختلف رنگوں کی جھلملاہٹ کچھ ایسی چکا چوند پیدا کر دیتی ہے۔ کہ دیکھنے والے کو بسا اوقات اس رنگا رنگی میں کوئی یک رنگی و ہم آہنگی دکھائی نہیں دیتی اور جا بجا الجھاؤ اور تضاد سا نظر آنے لگتا ہے۔ لیکن دراصل یہ تضاد نہیں بلکہ مولانا کی نگاہ تیز اس ہر حقیقت کا مشاہدہ مختلف پہلوؤں سے کرنے کی عادی ہے اور وہ کسی پہلو کے بھی مشاہدہ کو بیان کرنے میں بخل و اجمال سے کام نہیں لیتے یہی مقام وہ ہے جہاں پہنچ کر کہنے والا کہہ اٹھتا ہے۔ کہ رومیؒ کی مثنوی تو عمرو عیار کی زنبیل ہے اسمیں ہاتھ ڈالو اور جو چاہو نکال لو مثنوی کے اشعار میں ہر خیال کے آدمی کو اپنی تائید میں کچھ نہ کچھ ضرور مل جاتا ہے اور سطحی بین طبائع اسی کو لے اڑتی ہیں اور مولانا کے اندازِ بیان کی وسعتوں میں کھو کر روحِ معانی اور حقیقت مشاہدہ کے اندر جھانک کر دیکھنے کی توفیق نہیں پاتیں

ہر کسے از ظن خود شد یارِ من   وز درونِ من نجست اسرارِ من

حکمت رومی پر کچھ لکھنے کے لئے خلیفہ صاحب ایسے اہل قلم ہی کی ضرورت تھی جس کا دماغ شرق و غرب کی حکمت کے انوار سے منور ہو اگرچہ رومیؒ کے شارح کا صاحب حال صوفی ہونا بھی ضروری ہے جو ان کیفیات و لذّات سے آشنا ہو جن میں ڈوب کر رومیؒ نے یہ گوہر بے بہا نکالے اور مثنوی کے صفحوں پر بکھیر دیئے تاہم خلیفہ صاحب اگرچہ صاحب حال تو نہیں مگر تصوف کا تعلق جہاں تک علم سے ہے وہاں تک تو وہ اس کی اصطلاحات و مسائل اور نکات و رموز سے خوب واقف ہیں اس کتاب کی بڑی خوبی یہ ہے کہ پیچیدہ مسائل حکمت کو آسان اور سادہ انداز میں بیان کیا گیا ہے۔ اور باوجود مصنف کے فلسفی دماغ ہونے کے کتاب کو فلسفیانہ عبارتوں کے الجھاؤ اور روکھے پن سے ملوث نہیں ہونے دیا گیا اور نہ ہی آج کل کے فیشن کے مطابق پڑھنے والوں کو مرعوب کرنے کیلئے مغربی فلسفے کی طول طویل بحثوں کو خواہ مخواہ گھسیٹنے کی کوشش کی گئی ہے۔ کسی جگہ بھی بحث اصل موضوع سے ہٹنے نہیں پائی۔ رومیؒ کے معرکتہ الآرا موضوعات عشق الہام و وحی وحدت وجود حقیقت آدم، صورت و معنی، جبر و قدر وغیرہ پر الگ الگ عنوانوں کے تحت سیر حاصل بحث کی گئی ہے ساری کتاب صوفیہ کرام کے اقوال اور بلند پایہ اشعار سے مزین ہے انداز تحریر سلجھا ہوا اور خالص علمی و ادبی ہے (فیض الاسلام راولپنڈی)